نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بشر نہیں تھا۔ یہود نے اسی طرح حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنایا۔ اور نصاریٰ نے اسی حربہ سے مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کے سانچے میں ڈھالا۔ نیز آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پہلا حملہ یہ ہوا کہ تم بشر ہو۔ اور بشر خدا کا رسول نہیں ہوتا۔ لہٰذا تم رسول نہیں ہو۔ آج جہالت جدیدہ یوں کہہ رہی ہے کہ چونکہ آپ رسول تھے اور رسول بشر نہیں ہوتا لہٰذا آپ بشر نہیں تھے اور جو آنحضورؐ کو بشر کہے وہ مسلمان ہی نہیں اسی کی طرف سرورِ کائنات نے سیعود کما بدء (جس طرح اسلام شروع میں اجنبیت میں تھا اسی طرح پھر ہو جائے گا) سے اشارہ کیا تھا لیکن اس جہالت کی تاریکی میں امید کی ایک کرن ابھی باقی ہے۔ کیونکہ تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ باطل پھیلتا تو جاتا ہے لیکن ثابت قدم رہتا نہیں جاتا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ فطوبیٰ للغرباء (پس بشارت ہے ایسے غرباء یعنی اجنبیوں کیلئے جو احکام اسلام کو اس وقت زندہ کریں جب لوگ اس سے غیر مانوس ہو جائیں) کی پیشینگوئی بھی ڈھارس بندھا رہی ہے۔ کاش اس وقت اسلام سے جس سے ساری دنیا بیگانہ ہے۔ اور جو جاہلیت کے غبار میں چھپا ہوا ہے۔ دنیا کو پھر روشناس کرایا جائے۔ اور اس زمانے میں ایسے "غرباء" میدان عمل میں آئیں جو اسلامی چہرہ سے جہالت کا پردہ ہٹا دیں۔ بس یہی تجدید ملت ہے۔ اور اسی کو وراثت رسولؐ کہتے ہیں۔

خطاب بہ مسلم

(از جناب نذیر احمد صاحب مجروح)

بہت سوئے مسلمانو! اٹھو اب خواب غفلت سے
زمانہ دیکھتا ہے آج تم کو چشم ذلت سے

چڑھا کر بادۂ غفلت ہوئے مدہوش تم ایسے
کہ ہو اب باخبر تک بھی نہیں تم اپنی حالت سے

تمہارے مضحکے دنیا کے ہر گوشے میں ہوتے ہیں
حیا کچھ ہے تو اب بھی جاگ جاؤ خواب غفلت سے

فلک پر بھی تری بربادیوں کا آج چرچا ہے
مگر تو باخبر مسلم نہیں کچھ اپنی حالت سے

رہیگا بے خبر ایسا تو مٹ جائیگا عالم سے
نہ ہوگا نام لیوا بھی کوئی تیرا حقارت سے

وہ اک دن تھا کہ سر جھکتا تھا قیصر اور کسریٰ کا
مگر تو آج پیش غیر جھکتا ہے حقارت سے

تری جانبازی و ہمت کا اک وہ بھی زمانہ تھا
کہ دنیا کانپ جاتی تھی مسلماں! تیری صورت سے

جگا دے نعرۂ تکبیر سے پھر ایک عالم کو
ہلا دے اس جہاں کو آج پھر تو اپنی طاقت سے

نہیں جچتی یہ غفلت ایک لمحہ بھی تجھے مسلم!
تو اُٹھ دنیا میں رہنا ہے اگر پھر شان و شوکت سے

سخن گوئی ہے اے مجروحؔ تیرے واسطے آساں
توجہ شوق فرماویں اگر تجھ پر عنایت سے